السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ثیب (شوہر دیدہ عورت) سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ میرا والد، مذکورہ عورت اور اس کے گھر والے بھی، سب اس شادی کے موافق ہیں لیکن میری والدہ اس کے موافق نہیں اور نہ ہی اس بات پر راضی ہے... کیا میں والدہ کی رضا کی پرواہ کیے بغیر اس عورت سے شادی کرل وں یا نہ کروں؟ اور اگر میں اس سے شادی کرلوں تو کیا میں اپنی والدہ کا نافرمان ہوں گا؟ مجھے مستفید فرمائیے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ (ابو بکر۔ م۔ سوڈانی حال مقیم ریاض)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدہ احق بہت بڑا ہے اور اس سے نیک سلوک اہم واجبات سے ہے اور جس بات کی میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اس عورت سے شادی نہ کریں۔ جس سے تمہاری ماں خوش نہیں... کیونکہ تمہارے لیے تمام لوگوں سے زیادہ خیر خواہ تمہاری والدہ ہے۔ شاید وہ اس عورت کے اخلاق سے کوئی ایس بات جانتی ہو جس سے آپ کو تکلیف پہنچے۔ عورتیں اس کے علاوہ بھی بہت ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا ٢ وَيَرزُقهُ مِن حَيثُ لا يَحتَسِبُ... ٣... الطلاق

''اور جو شخص اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے راہ نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا۔''

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ والدہ سے نیک سلوک تقویٰ کی بات ہے۔ الا یہ کہ تمہاری والدہ دیندار نہ ہو اور وہ عورت جس سے منگنی مطلوب ہے، دیندار اور متقی ہو اور اگر ایسی بات ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو پھر اس معاملہ میں تمہارے لیے اپنی والدہ کی اطاعت ضروری نہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((انَّما الطَّاعة فی المعروفِ))

''اطاعت صرف بھلے کاموں میں کرنا چاہیے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے جس میں اس کی رضا ہو اور آپ کے لیے ایسی بات آسان بنائے جس میں آپ کے دین اور دنیا کی صلاح وسلامتی ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ